اور یہ کتاب بھی چھپ گئی۔

مولانا ادیب فیروز شاہی، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ مولانا تھانویؒ کی زیارت کے لئے تھانہ بھون بھی گئے تھے۔ مولانا تھانویؒ سے ان کو جنون کی حد تک محبت اور عقیدت تھی، اس لئے مولانا تھانویؒ کے کئی اردو رسائل کا سندھی میں ترجمہ کیا اور کچھ کتابیں چھپ بھی گئی تھیں۔

مرحوم سالہا سال حیدرآباد سندھ کے نور محمد ہائی اسکول میں عربی اور اسلامیات کے استاد رہے اور تعلیمی مشاغل کے ساتھ تصنیف و تالیف سے بھی ان کو بڑا شغف تھا۔ تقریباً چالیس پچاس تک آپ کی تصنیفات بتائی جاتی ہیں۔

اس عظیم سانحہ میں ہم مولانا مرحوم کے اعزہ اور اقرباء سے شریک غم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو غریق رحمت فرمائے اور ان کی اولاد اور اعزّہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ماہنامہ "الرحیم" اردو کی جگہ "الولی" کو جاری ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور اب اس نے دوسرے سال میں قدم رکھا ہے۔ اس کو معیاری بنانے اور باقاعدگی سے شائع ہونے کی حتی المقدور کوشش ہوتی رہی۔ ہمارے قلمی معاونین بھی خلوص دل سے قلمی معاونت فرماتے رہے لیکن کاغذ کی ہوش ربا گرانی نے ہمارے لئے بڑی دقت پیدا کی ہے۔ ایک سال سے برابر یہ کوشش جاری رہی کہ شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے دونوں مجلّے ماہنامہ "الولی" اردو اور ماہنامہ "الرحیم" سندھی کے لئے نیوز پرنٹ کا سرکاری کوٹہ مل جائے لیکن آج تک دفتری موشگافیوں کی وجہ سے کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ چودہ روپے فی ریم کی جگہ ہم ستر روپے فی ریم خرچ کر رہے ہیں اور وہ بھی حیدرآباد جیسے شہر میں بڑی دقت سے مل رہا ہے۔ اس طرح رسائل سے جو آمدنی ہوتی ہے اس سے کئی گنا زیادہ ان کی لاگت پر خرچ ہوتا ہے۔ ان مجبوریوں کی بناء پر دوسرے سال کا یہ پرچہ ماہ اپریل اور مئی کا ایک ساتھ نکال رہے ہیں۔ قارئین حضرات ہماری مالی مجبوریوں کی بناء پر ہمیں معاف فرمائیں گے۔